

۳ جُمادَی الاُخرٰی ۱۴۴۶ھ / 06 دسمبر 2024ء

یومِ جُمُعہ

سیّدِ ایام ہے

(شبِ جمعہ، روزِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کے فضائل وآداب)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
You Tube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

ربّ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کے ساتھ نسبت کی برکت سے اُمّتِ مصطفویّہ کو بے پناہ رحمتوں سے نوازتا ہے۔ یہ نسبت ہی کا صدقہ ہے کہ ہمیں ملنے والی شریعت سب سے آسان ہے، جب کہ روزِ قیامت اِس پر اجر سب سے زیادہ عطا کیا جائے گا... یہ بھی تعلق کی ہی قدر ہے کہ ہم زمانے کے اعتبار سے آخری ہیں، جب کہ حساب و کتاب اور جنت میں داخلہ تمام اُمّتوں سے پہلے ہو گا... یہ بھی اُن کی غلامی کا ہی انعام ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے اربوں افراد کو بلا حساب جنت عطا کی جائے گی اور یہ بھی خاتم الانبیا ﷺ کے قدموں کی ہی خیرات ہے کہ یہ آخری اُمّت اجتماعی طور پر کبھی گمراہ نہیں ہو گی، اکثریت کے عقائد ہمیشہ حق ہی رہیں گے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے طفیل باری تعالیٰ نے اِس اُمّت کو ایسے دن اور راتیں عطا فرمائی ہیں جن میں اُس کی خصوصی رحمتوں کی بَرکھا برستی ہے، اِنھیں خاص اوقات میں سے شبِ جمعۃ المبارک اور روزِ جمعۃ الکریم بھی ہیں۔

احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ربِّ کریم نے ازل سے جمعہ شریف کو بابرکت و پُر رحمت اور خاص دن بنایا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی اِس کی تعظیم کا حکم دیا گیا، مگر یہودیوں نے اپنے لیے ہفتہ کو اور عیسائیوں نے اپنے لیے اتوار کو منتخب کیا، تاہم ربّ تعالیٰ نے اِس امّت پر کرم فرمایا اور اِس نے توفیقِ الٰہی سے جمعۃ المبارک کو اختیار کر لیا۔[1]

روزِ جمعہ اور اِس میں فرض ہونے والی نمازِ جمعہ... دونوں کو بارگاہِ الٰہی میں نہایت عظمت حاصل ہے۔ قرآن و سنّت میں اِن سے متعلق متعدد احکام و آداب ارشاد فرمائے گئے ہیں... آداب و احکام کا لحاظ رکھنے والے خوش نصیبوں کو رحمت و مغفرت کی بشارتیں دی گئی ہیں اور ناقدری و بے ادبی کرنے والے نالائقوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

دین سے دُوری کا نتیجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ اِس عظیم الشان دن کو عام دنوں کی طرح گزار دیتے ہیں... چند منٹ کے لیے مسجد میں جا کر دو فرض یا ساتھ میں سنّتیں ادا کر لیتے ہیں اور باقی پورا دن وہی معمول کی مصروفیات ہوتی ہیں... اور ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی بھی ہے جو اِس مبارک دن کو نیکیوں میں گزارنے کے بجائے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اِس مبارک دن کی برکتیں سمیٹنے کے لیے آج کے خطبہ میں جمعہ شریف کے حوالے سے کچھ باتوں کا تذکرہ ہو گا۔

---

[1] فی روایۃ سیدینا أبی ھریرۃ و حذیفۃ مرفوعًا: أَضَلَّ اللّٰہُ عَنِ الۡجُمُعَۃِ مَنۡ کَانَ قَبۡلَنَا، فَکَانَ لِلۡیَھُوۡدِ یَوۡمُ السَّبۡتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوۡمُ الۡأَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰہُ بِنَا فَھَدَانَا اللّٰہُ لِیَوۡمِ الۡجُمُعَۃِ۔ (صحیح مسلم، الحدیث: 856)
وفی روایۃ آخر: ثُمَّ ھٰذَا یَوۡمُھُمُ الَّذِیۡ فُرِضَ عَلَیۡھِمۡ فَاخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ، فَھَدَانَا اللّٰہُ... (صحیح البخاری، الحدیث: 876)

شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کے فضائل

جمعۃ المبارک کو عطا ہونے والی بے شمار خصوصیات میں سے چند کا ذکر رحمتِ عالم ﷺ نے اپنی زبانِ اقدس سے بھی فرمایا ہے۔

سیدنا ابولُبابہ رِفاعہ اور سیدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے عظیم ہے[1]... اور بارگاہِ الٰہی میں اِس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔"

مزید فرمایا: فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ۔ "اِس میں پانچ اوصاف ہیں (جن سے اِس کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے)":

1) خَلَقَ اللهُ فِيهِ آدَمَ۔ "ربّ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعۃ المبارک میں پیدا فرمایا۔"

2) وَأَهْبَطَ اللهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ۔ "اور اِسی روز میں اُنھیں زمین کی طرف اُتارا (جس سے نسلِ انسانی کا آغاز ہوا)۔"

3) وَفِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ۔ "اور اِسی میں اُنھیں وفات دی (اور وہ دُنیا کی مَشقتوں سے آزاد ہو کر خاص رحمت میں پہنچے)۔"

4) وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا۔ "اور اِس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ ربّ تعالیٰ سے کوئی بھی شے مانگے تو وہ اُسے عطا فرما دیتا ہے، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔"

5) وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ۔ "اور اِسی دن میں قیامت قائم ہو گی (پھر پیاروں کو جنت اور بے پناہ انعامات سے نوازا جائے گا)۔"

مزید فرمایا: مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

"ہر مقرّب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوائیں، پہاڑ اور دریا... سبھی جمعۃ المبارک کے دن سے ڈرتے ہیں (کہ کہیں آج ہی قیامت کا دن نہ ہو)۔"

(سننِ ابنِ ماجہ، حدیث: 1084۔ مسند احمد، حدیث: 22457)

جمعہ میں وفات کی فضیلت: سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ "جو مسلمان جمعہ کے روز یا جمعہ کی رات کو وفات پائے اللہ تعالیٰ اُسے قبر کی آزمائش (حساب و سوال اور عذاب) سے محفوظ رکھے گا۔" (جامع ترمذی، حدیث: 1074۔ مسند احمد، حدیث: 6582، حسن لغیرہ)

مغفرتِ عامہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام الانبیا ﷺ سے روایت کیا: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا غَفَرَ لَهُ۔ یعنی "اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن (آداب کا لحاظ رکھنے والے) ہر مسلمان (کے صغیرہ گناہوں) کی بخشش فرما دیتا ہے۔" (المعجم الأوسط، حدیث: 4817، اِسنادہ حسن)

---

[1] دنوں میں جمعہ افضل ہے اور راتوں میں "شبِ قدر" اعظم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، زیرِ حدیث: 1363)

روزِ جمعہ کے چند آداب

کوئی چیز جس قدر اہم ہو اُس کے آداب بھی اُتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ روزِ جمعہ سیّدِ ایّام ہے، چنانچہ اِس کے آداب بھی اِسی اعتبار سے ہیں اور خود سیدِ عالم ﷺ نے تعلیم فرمائے ہیں۔ چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

غسل وخوشبواورعمدہ لباس: جمعۃ المبارک کی تعظیم کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ اِسی طرح خوشبو لگانا، ناخن تراشنا، مسواک کرنا، غیر ضروری بال دُور کرنا اور عمدہ لباس پہننا سنّت و مستحب ہے۔

سیدنا ابو ذر جُندُب غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسَلین ﷺ نے فرمایا: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ، وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طُهُوْرَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنْ طِيْبِ أَهْلِهِ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔ یعنی "جو مسلمان جمعہ کے دن اچھی طرح (سنت کے مطابق) غسل کرے، خوب پاکیزگی حاصل کرے (غیر ضروری بال اُتارے اور ناخن تراشے)، بہترین لباس پہنے اور جو نصیب میں لکھی ہے وہ خوشبو لگائے... پھر جمعہ کے لیے حاضر ہو، نہ تو بے کار بات کرے اور نہ ہی دو مسلمانوں (کے درمیان گنجائش نہ ہونے کے باوجود بیٹھ کر اُن) میں جدائی ڈالے تو اللہ تعالیٰ اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے اُس کے (صغیرہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث:1097)

سیدنا ابو اُمامہ صُدَیّ بن عَجْلان باہِلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ اطہر ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسْتَلُّ الْخَطَايَا مِنْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ اسْتِلَالَةً [اسْتِلَالًا]۔ "جمعہ کے روز غسل بالوں کی جڑوں سے بھی (صغیرہ) گناہوں کو نکال دیتا ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، ج:8، ص:256، حدیث:7996، قال الهيثمي: رجاله ثقات، مجمع الزوائد، زیرِ حدیث:3063)

اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبیِ اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو لوگوں کو چمڑے کا لباس پہنے دیکھ کر فرمایا: مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَّجَدَ سَعَةً أَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ۔ یعنی "اگر گنجائش ہو تو تم میں کسی پر تنگی نہیں کہ کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لیے (بہترین) جوڑے کا اہتمام کرے۔" (سنن ابن ماجہ، حدیث:1096)

قرآنِ مجید کی تلاوت: جمعۃ المبارک میں اعمالِ صالحہ کا ثواب بڑھ جاتا ہے، چنانچہ اِس میں قرآنِ حکیم کی مختلف سورتوں کی تلاوت کرنی چاہیے، احادیثِ کریمہ میں اِس پر خاص رحمتوں اور کثیر اجر و ثواب کا ذکر ہے۔

سیدنا ابو سعید سَعد خُدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ یعنی "جو یومِ جمعہ (یا شبِ جمعہ) کو سورۂ کہف کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اُس کے اور کعبۂ مشرفّہ کے درمیان ایک

نور روشن فرمادے گا۔"(یہ نور کہاں ہو گا؟ مختلف احتمالات ہیں: چہرے پر ہو گا یا دل میں... زندگی میں یا قبر و حشر میں۔[مرآۃ و فیض القدیر])

(سنن سعید بن منصور، حدیث:1368۔ المستدرک، حدیث:3432، روی مرفوعًا وموقوفًا، والموقوف أصح، ومثل هذا الموقوف مرفوع حكمًا)

دُرودِ پاک کی کثرت: سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سید المرسَلین ﷺ نے جمعۃ المبارک کے کچھ فضائل بیان کر کے ارشاد فرمایا: أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ۔ "جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو[1]؛ اِس لیے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (اِس دن میں خصوصی قبولیت ہوتی ہے)۔" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے درودِ پاک پہنچنے کی کیفیت پوچھنے کے لیے عرض کی: یارسول اللہ، صلّی اللہ علیک وسلّم! ہمارا دُرود آپ کی خدمت میں کیسے پیش ہو گا، حالانکہ آپ کا تو وصالِ اقدس ہو جائے گا؟ فرمایا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے (چنانچہ انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں)۔"

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:1029، 8681، علی شرط الشیخین۔ سنن نسائی:1374۔ سنن ابو داؤد:1047۔ ترجمہ و تشریح از مرقاۃ و مرآۃ)

ساعتِ قبول کی تلاش: جمعۃ المبارک کے بے شمار فضائل میں سے ایک "ساعتِ اجابت و قبول" بھی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ کونین ﷺ نے جمعہ شریف کا ذکر کر کے فرمایا: فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ یعنی "جمعہ شریف میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اُسے پالے تو وہ ربِّ کریم سے جو بھلائی بھی مانگے اللہ اُسے عطا فرمادے گا۔" نبیِ غیب داں ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:935)

اِس حدیثِ مبارک میں قبولیت والے لمحے کا ذکر ہے، مگر اُس کی تعیین نہیں ہے؛ تاکہ بندے شوق و ذوق کا مظاہرہ کریں اور اُس لمحے کو پانے کی خاطر پورا دن عبادات اور کارہائے خیر میں مصروف رہیں۔[2] تاہم دیگر روایات سے قبولیت والی گھڑی کی راہ نمائی ملتی ہے: 1) یہ خطیب کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر اختتامِ نماز تک ہے۔ 2) یہ جمعہ کے آخری لمحات ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج:1(ب)، ص:754)

زیارتِ قُبور: قبروں کی زیارت انسان کو اپنی موت یاد دلاتی ہے اور اِس سے آخرت کی تیاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے؛ لہٰذا جمعۃ المبارک میں زیارتِ قبور کے لیے جانا مستحب ہے۔ روایات میں جمعہ شریف کو والدین کی قبروں پر جانے والے کی بخشش کا بھی ذکر ہے۔[3]

---

[1] جمعۃ المبارک افضل دن ہے اور دُرودِ پاک افضل نفلی عمل ہے؛ لہٰذا افضل وقت میں زیادہ سے زیادہ افضل عمل کیا جائے۔ نیز جمعہ سیدِ ایّام ہے، چنانچہ اِس میں سیدِ انام ﷺ کے حضور کثرت سے دُرود بھیجا جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح، زیرِ حدیث:1361)

[2] وَالْحِكْمَةُ فِي إِخْفَائِهَا لِيَشْتَغِلَ النَّاسُ بِالْعِبَادَةِ فِي جَمِيعِ أَجْزَاءِ نَهَارِهَا، رَجَاءَ أَنْ يُوَافِقَ دُعَاؤُهُمْ وَعِبَادَتُهُمْ إِيَّاهَا۔ (مرقاۃ المفاتیح)

[3] روی الطبرانی بإسناد ضعیف مرفوعا: «مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا۔ (المعجم الأوسط:6114)

نمازِ جمعہ کے فضائل

باری تعالیٰ نے اوقات میں یومِ جمعۃ المبارک کو تمام ایّام کا سردار بنایا اور اعمال میں جمعہ شریف کے شب و روز میں کیے جانے والے اعمالِ حسنہ پر دیگر اعمال سے زیادہ اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا۔ اِس دن کا سب سے اہم اور افضل کام نمازِ جمعہ ہے۔ صلاۃِ جمعہ کی اہمیت اِس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ ربّ تعالیٰ نے اِسے بندوں پر فرض فرمایا، محبوبِ خدا ﷺ نے اِس کے آداب و فضائل سکھائے اور اُن کا پاس نہ رکھنے پر سخت وعیدیں بھی ارشاد فرمائیں۔

پہلا جمعہ: نبیِ کریم ﷺ نے اعلانِ نبوّت کے تیرہویں سال 12 ربیع الاوّل، بروز پیر کو قُبا شریف پہنچ کر قیام فرمایا، یہیں مسجدِ قبا موجود ہے۔ پھر جمعۃ المبارک کو شہر مدینہ میں جلوہ گری کا ارادہ فرمایا، راستے میں بنو سالم کے محلے میں جمعہ کا وقت ہوا تو یہیں نمازِ جمعہ ادا فرمائی، جس کی یادگار کے طور پر یہاں مسجدِ جمعہ قائم ہے۔ یہ سرکارِ دوعالم ﷺ کا پہلا جمعہ تھا۔ (المعجم الکبیر: 6/30، رقم: 5414)

شرکائے جُمُعہ: سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما نے جانِ عالَم ﷺ سے روایت کیا: "جمعہ کے لیے تین طرح کے افراد آتے ہیں":

1) رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ فَهُوَ حَظُّهٗ مِنْهَا۔ "وہ شخص جو بے ہودگی کے لیے آیا (مسجد اور نماز کے آداب کا لحاظ نہ کیا، محض شُغل وغیرہ کے لیے جمعہ میں شریک ہوا)، جمعہ میں اِس کا حصہ یہی ہو گا (یہ اجر و ثواب کے بجائے گناہ کا حق دار ٹھہرا)۔"

2) وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ، فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ۔ "وہ آدمی جو دُعا کے لیے آیا (مگر پوری طرح آداب کا لحاظ نہ کیا)، اِس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی ہے، مالکِ کریم چاہے تو اِسے عطا فرمائے اور چاہے تو نہ دے۔"

3) وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَّسُكُوْنٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔ "وہ شخص جو خاموشی اور سکون کے ساتھ جمعہ پڑھنے حاضر ہوا، اُس نے نہ کسی مسلمان کی گردن کو پھلانگا اور نہ ہی کسی کو تکلیف دی تو اِس کا جمعہ دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بن جائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: "یہ اس لیے کہ اللہ کریم فرماتا ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ [الانعام 6:160] جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اُس جیسی دس نیکیاں ہیں۔" (سنن ابو داؤد، حدیث: 1113۔ ترجمہ و تشریح ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح و مرآۃ المناجیح)

جمعہ چھوڑنے پر وعید: سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر جلوہ گر ہو کر ارشاد فرمایا: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ "لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں سے ہو جائیں گے۔" (صحیح مسلم: 865)

سیدنا ابو الجَعد ضَمْری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ "جو سستی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا۔" (سنن ابو داؤد: 1052۔ سنن ابن ماجہ: 1125)

نمازِ جمعہ کے بعض آداب

کام جس قدر اہم ہو اُس کا اہتمام بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ سیدِ ایّام کا اہم ترین عمل نمازِ جمعہ ہے، چنانچہ اِس کی اہمیّت ذہن نشین کروانے کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے اِس کے متعدّد آداب ارشاد فرمائے ہیں۔

جلد حاضری: جمعۃ المبارک کی برکات زیادہ سمیٹنے کے لیے جلد مسجد میں حاضر ہونا چاہیے، تاہم جب جمعہ شریف کی اذان ہو جائے تو خرید و فروخت سمیت تمام ایسی مصروفیات کو چھوڑنا لازم ہے جو جمعہ کی حاضری میں رکاوٹ بنیں، حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اذان کے بعد سعی الی الجمعہ کے بجائے تجارت کرے تو وہ بیع مکروہ ہے اور اِس سودے کو فسخ / ختم کرنا لازم ہے۔

خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے ارشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ) کی طرف دوڑو / چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“ [الجمعۃ 9:62]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ۔ یعنی ”جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں (کی ترتیب کے مطابق اُن) کے نام لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اسے پہلے لکھتے ہیں۔“

مزید فرمایا: وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔ یعنی ”جو جلد آئے وہ ایسے ہے جیسے کوئی حرمِ مکہ میں اُونٹ کی قربانی کرے، اُس کے بعد آنے والا حرم میں گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے، اس کے بعد آنے والا دنبے کی قربانی کرنے والے جیسا ہے، پھر حاضر ہونے والا مرغی کو صدقہ کرنے والے کی مانند ہے، اُس کے بعد والا انڈا صدقہ کرنے والے کی مثل ہے، جب امام (خطبہ کے لیے) نکل آئے تو فرشتے اپنے رجسٹروں کو لپیٹ دیتے ہیں اور غور سے خطبہ سنتے ہیں۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 929۔ صحیح مسلم، حدیث: 850)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے لیے آئے تو دیکھا کہ تین افراد آپ سے پہلے حاضر ہو چکے ہیں، آپ نے فرمایا: مَیں چار میں سے چوتھا ہوں اور چوتھا بھی دُور نہیں۔ پھر ارشادِ نبوی بیان کیا: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُوْنَ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ، اَلْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ۔ ”یقیناً روزِ قیامت لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہونے کی ترتیب سے اللہ تعالیٰ کے حضور بیٹھیں گے، پہلے حاضر ہونے والا پہلے نمبر پہ، پھر دوسرا، اس کے بعد تیسرا۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1094، رجالہ ثقات)

اگلی صفوں میں بیٹھنا: جمعہ کی حاضری سمیت نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنا بے شمار سعادتوں کا ذریعہ ہے...

جب کہ رضائے الٰہی کے کاموں میں سستی کا مظاہرہ کرنا اور دُنیاوی مفادات کو ترجیح دینا سخت محرومی ہے۔

سیدنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسَلین ﷺ نے فرمایا: اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ؛ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَھَا۔ "خطبہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھو؛ اِس لیے کہ آدمی دُور ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جنت (کے داخلہ) میں پیچھے رہ جائے گا، اگرچہ داخل ہو جائے۔" (سنن ابو داوٗد، حدیث:1108)

خاموشی سے خطبہ سننا: جمعہ کی دوسری اذان کے آغاز سے اختتامِ نماز تک نماز والا ہی حکم ہے، اِس دوران وہ تمام کام منع ہیں جو نماز میں جائز نہیں؛ لہٰذا مقتدی حضرات کو زبان سے دوسری اذان کا جواب دینے، دُعا کرنے، اِس دوران نماز پڑھنے اور سرورِ عالَم ﷺ کا نامِ نامی آنے پر زبان سے درودِ پاک پڑھنے، حتّٰی کہ دوسرے شخص کو گفتگو سے روکنے کی بھی اِجازت نہیں۔ بالکل نماز کے تشہد کی طرح دوزانو بیٹھ کر توجہ سے خطبہ سننا چاہیے۔ (فتاوٰی رضویہ:8/300، 301۔ بہارِ شریعت، ج:1، ص:768، ملخصًا)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم المرسَلین ﷺ نے فرمایا: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ أَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ یعنی "جمعہ کے روز دورانِ خطبہ اگر تم اپنے ساتھ والے سے کہو: "چپ ہو جاؤ" تو تم نے بے کار بات کی۔" (صحیح بخاری، حدیث:934۔ صحیح مسلم، حدیث:851) کسی کو خاموش کروانا امر بالمعروف ہے اور فرض ہے، اس کے باوجود خطبہ کے دوران یہ ممنوع ہے تو دورانِ خطبہ نوافل ادا کرنا یا کوئی گفتگو کرنا بدرجۂ اَولٰی ممنوع ہے۔

اذیت نہ دینا: بلاوجہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا ہر وقت میں منع ہے، نمازِ جمعہ کے وقت میں بھی اِس سے منع فرمایا گیا ہے۔ رحمتِ عالم ﷺ نے نمازِ جمعہ کا اجر و ثواب بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ نمازی کو یہ ثواب تب ملے گا جب وہ دوسروں کو تکلیف نہ دے، اُن کی گردنیں نہ پھلانگے، اِس حوالے سے حدیثِ مبارک بیان کی جا چکی ہے... تاہم اگر لوگ سستی کرتے ہوئے پچھلی صفوں میں بیٹھ جائیں اور اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو عربی خطبہ شروع ہونے سے پہلے آگے جانے کی اجازت ہے۔ آغازِ خطبہ کے بعد آگے جانے کی اجازت نہیں، جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھیں۔ (بہارِ شریعت، ج:1(ب)، ح:4، ص:768، ملخصًا)

سیدنا عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن سیدنا رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، نبیِ اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا: اِجْلِسْ، فَقَدْ اٰذَیْتَ۔ "بیٹھ جاؤ! تم نے (لوگوں کو) اذیت دی ہے۔"

(سنن ابو داوٗد حدیث:1118۔ سنن نسائی، حدیث:1399)

سنتوں کی ادائیگی: بعض حضرات نمازِ جمعہ کے دو فرض ادا کرتے ہی مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں، اِسی طرح جمعہ کے بعد چار رکعات سنتِ مؤکّدہ ہیں اور اِنھیں چھوڑنا گناہ ہے، مزید دو رکعات سنتِ غیر مؤکدہ ہیں، پھر نوافل ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج:1(ب)، ح:4، ص:663، ملخصًا)

حرفِ آخر: سیدِ ایّام... ربّ تعالیٰ کا عظیم انعام

کائناتِ رنگ وبُو کی ساری بہاریں رسول اللہ ﷺ کے دم قدم سے ہیں، خصوصًا آپ ﷺ کے قدموں کے ساتھ نسبت کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کے وارے نیارے ہیں اور ربّ تعالیٰ اِس نسبت کے طفیل اِس اُمّت کو خصوصی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

نسبتِ مصطفوی کے طفیل ہونے والے انعامات میں سے ایک جمعۃ المبارک بھی ہے... یہ دن بارگاہِ الٰہی میں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب دنوں سے عظیم تر ہے۔

مجلسِ علماءِ نظامیہ کی فرمائش پر مولانا علی رضا فخری (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ) نے خوب لکھا:

یومِ جمعہ سیّدِ ایّام ہے		رب تعالیٰ کا عظیم انعام ہے
یومِ جمعہ منبعِ اکرام ہے		وجہِ شان وشوکت اسلام ہے
یومِ جمعہ برتر از عیدین ہے		سب مسلمانوں کا نورِ عین ہے
گُلستانِ دین کا یہ پھول ہے		اس میں بھی اک ساعتِ مقبول ہے
دین میں اس کی بڑی تاکید ہے		اس سے بخشش کی جُڑی اُمّید ہے
السلام اے مصطفیٰ کہہ دیجیے!		برکتوں سے جھولیاں بھر لیجیے!
یومِ جمعہ ہے دُعاؤں کے لیے		اپنے رب سے التجاؤں کے لیے
بخشش و غُفران کا سامان ہے		اس پہ فخریؔ دل مرا قُربان ہے

دین سے دُوری کا نتیجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ اِس عظیم الشان دن کو عام دنوں کی طرح گزار دیتے ہیں... دو رکعات فرض پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ بہت بڑا کام کر لیا ہے اور باقی پورے دن میں وہی معمول کی مصروفیات رہتی ہیں۔

اِس مبارک دن کی برکتیں سمیٹنے کے لیے آج کے خطبہ میں جمعہ شریف کے حوالے سے کچھ باتوں کا تذکرہ ہوا، خلاصہ یہ ہے کہ:

- شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بے شمار مسلمانوں کی بخشش فرماتا ہے، چنانچہ ہمیں مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔
- اِس دن میں قبولیت واجابت والی ایک ایسی گھڑی / ساعت آتی ہے جس میں ربّ تعالیٰ ہر دُعائے خیر کو قبول فرماتا ہے۔ ہمیں اُسے حاصل کرنے کی تڑپ میں پورا دن اچھے کام کرنے چاہییں... خصوصًا جمعہ کی دوسری اذان سے اختتامِ نماز تک خاموشی وکامل یکسوئی سے حاضر رہنا چاہیے، نیز جمعہ کے آخری لمحات کی قدر کرنی چاہیے؛ اِن اوقات میں قبولیت کی زیادہ اُمّید ہے۔

❖ جمعۃ المبارک کی تعظیم کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ اِسی طرح خوشبو لگانا، ناخن تراشنا، مسواک کرنا، غیر ضروری بال دُور کرنا اور عمدہ لباس پہننا سنّت و مستحب ہے۔

❖ جمعۃ المبارک میں نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے؛ لہٰذا اِس مبارک دن میں قرآنِ مجید، خصوصًا سورۂ کہف کی تلاوت کرنی چاہیے۔ نیز سرورِ عالَم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کثرت کے ساتھ درودِ پاک پیش کرنا چاہیے۔ ربّ تعالیٰ کے حضور خوب دُعائیں کرنی چاہییں۔

❖ فکرِ آخرت اور وفات یافتگان کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے شرعی تقاضوں کے مطابق قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔

❖ آداب کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرنے پر ہفتہ بھر کے صغیرہ گناہوں کی بخشش کا وعدہ ہے اور جمعہ میں سستی کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر لگادے گا؛ لہٰذا ہمیں شرعی مجبوری کے بغیر کسی صورت میں بھی نمازِ جمعہ کو نہیں چھوڑنا چاہیے اور نمازِ جمعہ کے آداب کا بھی خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ چنانچہ:

- جلد حاضر ہونا چاہیے؛ تاکہ زیادہ ثواب ملے اور خاص رحمت والے رجسٹروں میں نام درج ہو۔ اذانِ جمعہ کے بعد قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق خرید و فروخت سمیت تمام ایسے کاموں کو چھوڑ دینا لازم ہے جو جمعہ کی حاضری میں رکاوٹ بنیں۔
- اگلی صفوں میں بیٹھنا چاہیے؛ کہ پہلی صفوں میں شرکت پر پہلے جنت میں داخلہ کی بشارت ہے۔
- گردنیں پھلانگنے، دو افراد کے درمیان گھس کر بیٹھنے یا کسی بھی طرح سے دوسروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے؛ یوں ثواب ضائع ہونے کا خدشہ ہے، تاہم عربی خطبہ شروع ہونے سے پہلے اگلی صفوں میں جگہ موجود ہو تو آگے جاسکتے ہیں۔
- دوسری اذان کے آغاز سے نماز کے اختتام تک گفتگو سمیت وہ تمام کام منع ہیں جن کی دورانِ نماز اجازت نہیں؛ لہٰذا اِس دوران مکمل خاموشی اور یکسوئی کے ساتھ حاضر رہنا چاہیے اور کوئی عذر نہ ہو تو تشہد کی طرح بیٹھ کر خطبہ سننا چاہیے۔
- جمعہ سے پہلے اور بعد والی چار سنتیں مؤکّدہ ہیں، اِن کے بعد دو سنتیں غیر مؤکّدہ اور پھر نوافل ہیں۔ اگر زیادہ وقت عبادت میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم سنتیں ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

شرعی مسئلہ: چار رکعات والی سنتِ غیر مؤکّدہ اور نوافل کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد دُرود شریف اور دُعا پڑھنا مستحب ہے، مثلاً یوم یقوم الحساب تک پڑھیں گے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر ثنا پڑھنا بھی مستحب ہے... جب کہ سنتِ مؤکّدہ کے پہلے قعدہ میں تشہد (عبدہ ورسولہٗ) سے آگے پڑھنے کی اجازت نہیں، نیز تیسری رکعت کے آغاز میں ثنا بھی نہیں پڑھی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدِ ایّام کی قدر کرنے کی توفیق سے نوازے، اِس میں شرعی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نمازِ جمعہ ادا کرنے اور دیگر کارہائے خیر بڑھ چڑھ کر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

خالقِ کائنات تمام اُمّتِ مسلمہ سے مصائب و آلام دُور فرمائے، مظلوموں کی غیبی تائید و نصرت فرمائے، خصوصًا اہلِ غزہ کو اِعانت سے نوازے، اسرائیلی درندوں کو اتحادیوں سمیت تباہ و برباد فرمائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غزّہ کے مظلوموں کے ساتھ عملی طور پر تعاون کرنے کی توفیق عطا کرے!

ربِّ کریم پاکستان کو تمام آفات، بحرانوں اور ہر طرح کے انتشار سے نجات دے اور حکمرانوں کو ملک و قوم کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!